روزنامہ
الفضل
ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱-۷۶ | سوموار ۱۵ صفر ۱۴۱۲ھ، ۲۶ ظہور ۱۳۷۰ہش، ۲۶ اگست ۱۹۹۱ء | نمبر ۱۹۰

قرآنی دعاؤں پر غور کی نصیحت

"قرآن کریم کی دعاؤں پر جب آپ غور کیا کریں تو اس کے پس منظر کو غور سے پڑھا کریں۔ بعد میں آنے والے مضمون کو غور سے دیکھا کریں تو آپ کی دعاؤں میں بھی وسعت پیدا ہو گی۔ آپ کی دعاؤں میں گہرائی پیدا ہو گی۔ الفاظ وہی ہوں گے لیکن ان کے معانی پھیلتے چلے جائیں گے اور ایک دفعہ کا مضمون کافی نہیں ہو گا بلکہ جتنا آپ غور کریں گے یہ میرا تجربہ ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کو اور مضامین انہی دعاؤں میں ملتے چلے جائیں گے۔" (ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

منظوم کلام سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جو ۲۸ جولائی ۱۹۹۱ء بروز اتوار جلسہ سالانہ U.K. کے آخری اجلاس میں پڑھا گیا۔

جو درد سسکتے ہوئے حرفوں میں ڈھلا ہے
شاید کہ یہ آغوشِ جدائی میں پلا ہے

غم دے کے کسے فکرِ مریضِ شبِ غم ہے
یہ کون ہے جو درد میں رس گھول رہا ہے

یہ کس نے مرے درد کو جینے کی طلب دی
دل کس کے لئے عمرِ خضرؔ مانگ رہا ہے

ہر روز نئے فکر ہیں ہر شب ہیں نئے غم
یارب یہ مرا دل ہے کہ مہمان سرا ہے

ہیں کس کے بدن دیس میں پابندِ سلاسل
پردیس میں اِک روح گرفتارِ بلا ہے

کیا تم کو خبر ہے رہِ مولا کے اسیرو
تم سے مجھے اِک رشتۂ جاں سب سے سوا ہے

آ جاتے ہو کرتے ہو ملاقات شب و روز
یہ سلسلۂ ربطِ بہم صبح و مسا ہے

اے تنگیٔ زنداں کے ستائے ہوئے مہمان
وا چشم ہے، دِل باز، دریچہ کھلا ہے

تم نے مری جلوت میں نئے رنگ بھرے ہیں
تم نے مری تنہائیوں میں ساتھ دیا ہے

تم چاندنی راتوں میں مرے پاس رہے ہو
تم سے ہی مری نقرئی صبحوں میں ضیا ہے

کس دن مجھے تم یاد نہیں آئے مگر آج
کیا روزِ قیامت ہے! کہ اِک حشر بپا ہے

یادوں کے مسافر ہو تمنّاؤں کے پیکر
بھر دیتے ہو دل پھر بھی وہی ایک خلا ہے

سینے سے لگا لینے کی حسرت نہیں مٹتی
پہلو میں بٹھانے کی تڑپ حد سے سوا ہے

یاربّ یہ گدا تیرے ہی در کا ہے سوالی
جو دان ملا تیری ہی چوکھٹ سے ملا ہے

گم گشتہ اسیرانِ رہِ مولا کی خاطر
مدّت سے فقیر ایک دعا مانگ رہا ہے

جس رہ میں وہ کھوئے گئے اس رہ پہ گدا ایک
کشکول لئے چلتا ہے لب پہ یہ صدا ہے

خیرات کر اب ان کی رہائی مرے آقا
کشکول میں بھر دے جو مرے دل میں بھرا ہے

میں تجھ سے نہ مانگوں تو نہ مانگوں گا کسی سے
میں تیرا ہوں تو میرا خدا میرا خدا ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ
قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۶ر ظہور ۱۳۷۰ ہش — ۲۶ر اگست ۱۹۹۱ء

صفاتِ الٰہیہ سے واقفیت

حضرت فضلِ عمر۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں:۔
"یاد رکھو کہ تم میں سے ہر شخص کے اندر خدا تعالیٰ نے یہ طاقت پیدا کی ہے کہ تم اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرو اور اگر تم اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرو تو پھر تم میں سے ہر ایک کے لئے ملائکہ کو حکم ہو گا کہ وہ تمہاری مدد کریں۔"

ہم میں سے کون ہے جو یہ نہ چاہے گا کہ فرشتے ہماری مدد کریں۔ دراصل فرشتوں کی مدد اللہ تعالیٰ کی مدد ہے۔ کیونکہ فرشتے وہی کچھ کرتے ہیں جو اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے۔ تو دوسرے الفاظ میں کہا جا سکتا ہے کہ کون ہے جو یہ نہیں چاہے گا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس کی مدد کرے۔ اس مدد کے حصول کے لئے لازمی ہے کہ انسان اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرے۔ اور صفاتِ الٰہیہ اپنے اندر پیدا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہمیں ان صفات کا علم ہو۔ اگر ہمیں صفات کا علم ہی نہ ہو تو ہم ان کو بالارادہ کس طرح اپنے اندر پیدا کر سکتے ہیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ بعض باتیں از خود ــ اور بغیر ہمارے ارادہ اور کوشش کے ــ ہمارے اندر موجود ہوں۔ فطرتاً ہم بعض ایسے کام کرتے ہوں جو اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوں۔ لیکن جب تک اللہ تعالیٰ کی صفات کا پوری طرح علم نہ ہو ہم اپنی زندگی کے تمام شعبوں کو ان صفات کے مطابق نہیں بنا سکتے۔ اور اس بات پر بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جو کام بلا ارادہ کیا جائے اس کا ثواب زیادہ ہے یا جو کام ارادہ کے ساتھ کیا جائے اس کا ثواب زیادہ ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جو کام ارادہ کے ساتھ کیا جائے اس کا ثواب بھی زیادہ ہے۔ اور فائدہ بھی۔ جب ہم ارادہ کر کے اللہ تعالیٰ کی کسی صفت کے مظہر بننے کی کوشش کریں گے تو یقیناً ہمارے دل میں اللہ تعالیٰ کی عظمت کا بھی احساس ہو گا اور اس سے محبت بھی پیدا ہو گی۔ ہمیں ہر کام کرتے وقت خدا تعالیٰ کا خیال آئے گا اور ہمارا ہر کام صحیح خطوط پر ہو سکے گا۔ ہر کام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ کے نام کا ذکر کرنے میں بھی یہی راز ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عظمت ہمارے دلوں میں راسخ ہو اور اس سے محبت پیدا ہو۔

پس اگر ہم بالارادہ اپنے اندر صفاتِ الٰہیہ پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ ہمیں کرنا چاہیئے تو لازم ہے کہ ہمیں صفاتِ الٰہیہ سے پوری پوری واقفیت ہو۔ ہمیں ان کا علم ہو۔

اپنی قسمت کے آپ ہیں کپتان
آپ کے کام، آپ کی پہچان
گفتگو تو ہے بے عمل کا فخر
اہلِ کردار کی عمل ہے جان
ابوالاقبال ــــ

دل کی گلیوں سے جب کوئی گذرے یا ادب اور یا حیا گزرے
جس میں میرا خدا ہی رہتا ہو اس میں کوئی کہاں بھلا گزرے؟

پانیوں کو زوال کب آیا ساحلوں کے قدم نہیں اکھڑے
کشتیاں ڈوبتی رہیں ہمدم کیسے کیسے نہ ناخدا گزرے

ہم تری نیم باز آنکھوں کو دیکھتے ہی رہے کہ کچھ بولیں
اور تری آنکھ کے اشارے پر کون جانے کہ دل پہ کیا گزرے

اُن کو دیکھا تو موند لیں آنکھیں وہ یہ سمجھے کہ جان سے گزرے
ہم بھی دیکھا کئے کن انکھیوں سے جب دبے پاؤں بے وفا گزرے

وہ ادھر مدّتوں نہیں آئے حال تک بھی کبھی نہیں پوچھا
جھانک کر بھی کبھی نہیں دیکھا اور گزرے تو بارہا گزرے

خامشی کے مہیب سنّاٹے رتجگے اور کبھی مناجاتیں
دل کی گلیوں کے گھُپ اندھیروں میں روشنی اور حرم سرا گزرے

زخم کچھ ایسے دل پہ کھائے ہیں درد اب تک سہا نہیں جاتا
دل پہ اب تک نشان باقی ہیں نقش کچھ ایسے دیرپا گزرے

دل یہ کب حادثوں کا عادی تھا ایک ٹک دیکھتا رہا عظمت
جانے دیوانہ چپ رہا کیونکر اس پہ کیا کیا نہ ابتلا گزرے

ڈاکٹر فہمیدہ منیر

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۳ر اگست۔ آج یہاں بیت الاقصیٰ میں نمازِ جمعہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی۔ خطبہ میں سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۴ر مئی ۱۹۹۱ء بمقام بیت الفضل لندن کا ایک حصہ پڑھ کر سنایا۔ اس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نقصان کے وقت مانگی جانے والی دعا اور وقفِ نو سکیم کے بارے میں اہم ارشادات بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اصل آزادی وقفِ زندگی میں ہے جب ایک خدا کی خاطر انسان ساری دنیا کی پابندیوں سے آزاد ہو کر صرف خدا کا ہو کر رہ جاتا ہے۔

محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ: ۲۵ر اگست: محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر امور عامہ دل کا عارضہ لاحق ہونے کے بعد اسلام آباد میں قریباً ایک ماہ قیام کرنے کے بعد گذشتہ روز ربوہ تشریف لے آئے۔ اب ان کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہتر ہے۔ ایک دو روز میں اللہ نے چاہا تو دفتری ذمہ داریاں ادا کرنی شروع کر دیں گے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

علمی مسائل

آج تک دنیا میں جتنی بھی فاتح قومیں گذری ہیں۔ انہوں نے پہلے اپنے وطنوں کو چھوڑا اور اس کے بعد انہیں فتوحات نصیب ہوئیں۔ عربوں نے اپنے وطن کو چھوڑا۔ ترکوں نے چھوڑا۔ یہودیوں نے چھوڑا۔ آرین نسل کے لوگوں نے چھوڑا اور وہ دور دور ملکوں میں پھیل گئے اگر وہ اپنے وطنوں کو نہ چھوڑتے تو انہیں فتوحات بھی نصیب نہ ہوتیں اور وہ نئے نئے ملکوں کے وارث نہ بنتے۔ پس اگر ایمان لانے والوں کو بھی خدا کے دین کی اشاعت کے لئے انہیں وطن چھوڑنے پڑیں تو کوئی بڑی بات نہیں۔ مگر یاد رکھنا چاہئیے۔ کہ ایک نقل مکانی قومی ہوتی ہے اور ایک فردی ہوتی ہے۔ بے شک۔ بعض افراد کی نقل مکانی قوم کے معیار کو بلند کر دیتی ہے لیکن قومی زندگی اسی صورت میں پیدا ہوتی ہے جب قوم کا ہر فرد خدا تعالیٰ کے دین کے لئے اپنے وطن کو چھوڑتے اور خدا تعالیٰ کی خاطر غیر ممالک میں نکل جانے کے لئے تیار ہو۔ اسی امر کی طرف توجہ دلائی گئی ہے اور یہی حقیقت ایک دفعہ مجھے رویا میں بھی دکھائی گئی۔ مَیں نے دیکھا کہ مَیں اپنے گھر سے نکلا ہوں اور میرا خیال ہے کہ میں اپنے لئے کوئی مکان تلاش کروں۔ جب میں باہر آیا تو میں نے دیکھا کہ ماسٹر محمد ابراہیم صاحب جھونی کھڑے ہیں اور لوگ ان کے پاس مکانوں کے لئے آتے جاتے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جن لوگوں کے پاس مکان ہیں انہوں نے وہ مکان انتظام کے لئے ان کے سپرد کئے ہوئے ہیں اور وہ آگے دوسروں کو دیتے ہیں۔ میں نے بھی ان سے ذکر کیا کہ مجھے اپنے لئے مکان کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مجھے ایک مکان دکھایا جس کے چھوٹے چھوٹے کمرے ہیں مگر ان کمروں پر چھت نہیں اور کمروں کی دیواروں پر چھوٹے چھوٹے کپڑے لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ یہ کپڑے کیسے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ چونکہ ان کمروں پر چھت نہیں ہے اس لئے دھوپ کے وقت انہیں اوپر ڈال دیا جاتا ہے۔ میں اس وقت اپنے دل میں خیال کرتا ہوں کہ یہ کمرے بے شک چھوٹے ہیں مگر ہمارے کمرے تو اس سے بھی چھوٹے تھے اس وقت مجھے ربوہ کے وہ کچے مکان یاد آتے ہیں جن میں ہم پہلے رہائش رکھتے تھے۔ لیکن ساتھ ہی میں کہتا ہوں وہ کمرے اس لئے روشن تھے کہ ان پر گیری کا سرخ رنگ لگا کر انہیں خوب چمکایا گیا تھا اور اندر سفیدی کی گئی تھی۔ جب ان پر بھی رنگ کیا جائے گا اور اندر سفیدی ہو جائے گی تو یہ بھی روشن ہو جائیں گے۔ اس کے بعد میں نے کسی کو یہ کہتے سنا کہ جو قوم ہجرت کے لئے تیار رہتی ہے اور نوآبادی کا شدت سے اشتیاق رکھتی ہے وہ کبھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ جب میں نے یہ سنا تو مجھے خیال آیا کہ (نقل مکانی) کے لئے تیار رہنے کے یہ معنی نہیں کہ وہ نقل مکانی پر خوش ہوتے ہیں یا نقل مکانی کی اپنے دلوں میں خواہش رکھتے ہیں چنانچہ خواب میں ہی مجھے صحابہؓ کا خیال آیا کہ انہیں بھی ہجرت کرنی پڑی تھی۔ مگر حدیثوں میں آتا ہے کہ مدینہ آکر بعض صحابہؓ مکہ کی یاد میں رویا کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے خوشی سے نہیں بلکہ حالات کی مجبوری کی وجہ سے ہجرت کی تھی۔ پس جب اس نے یہ کہا کہ جو قوم ہجرت کے لئے تیار رہتی ہے اور نوآبادی کا شدت سے اشتیاق رکھتی ہے وہ کبھی تباہ نہیں ہوتی تو میں خواب میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ ہجرت تو وہ مجبوری سے کرتے ہیں۔ مگر بعد میں ہجرت پر وہ رضا بالقضاء کا جو نمونہ دکھاتے ہیں۔ وہ بتاتا ہے کہ وہ ہجرت کے لئے تیار تھے۔ پس تیاری کے یہ معنے نہیں ہیں کہ وہ چاہتے ہیں کہ ہجرت کریں۔ بلکہ اس کے یہ معنے ہیں کہ اگر ہجرت کا وقت آئے تو وہ رضا بالقضاء کا نمونہ دکھاتے ہیں۔ اور پھر اپنے آپ کو فوراً دوسری جگہ آباد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

موصیان کرام

○ پلیننش کیموٹ شدہ حصہ پر۔ گریجویٹی پر حصہ آمد کی ادائیگی لازمی ہوگی اور اس پر حصہ آمد یکمشت ادا ہوگا اگر کسی خاص مجبوری سے ایسا نہ کر سکتے ہوں تو حسب ضابطہ مجلس کارپرداز سے اجازت یا مہلت حاصل کریں۔

بین المملکتی حالات و واقعات شخصیات ——— نون سین

تارکینِ جنوبی افریقہ

جنوبی افریقہ گذشتہ ۲۰ سال سے اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی میں شرکت نہیں کر سکا اور اسکی وجہ اسکی نسل پرستی ہے۔ گذشتہ بیس تیس سال کے عرصے میں جنوبی افریقہ سے کوئی تیس سے چالیس ہزار افراد وہاں کی نسل پرستی کی پالیسی سے تنگ آکر تارکین وطن بنے ہوئے ہیں۔ یہ خاصی بڑی تعداد ہے۔ لیکن اب اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین کی کوششوں سے (اور یہ کوششیں تقریباً سولہ ماہ تک جاری رکھنی پڑیں) فیصلہ ہوا ہے کہ ان سب تارکینِ وطن کو واپس جنوبی افریقہ آنے کی اجازت دے دی جائے۔ یعنی یہ ایک قسم کا اعلان معافی ہے۔ جس سے یہ تیس سے چالیس ہزار افراد فائدہ اٹھا سکیں گے۔ کہا جاتا ہے کہ جنوبی افریقہ کے اس معاہدے کی بنا پر اب یہ ملک عالمگیر برادری کا ایک حصہ بن سکے گا اور اسی طرح اقوام متحدہ میں بھی اپنا کردار ادا کرنے کے قابل ہو جائے گا۔ اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر برائے مہاجرین اور جنوبی افریقہ کے درمیان یہ معاہدہ گذشتہ جمعہ یعنی ۱۶ تاریخ کو طے پایا تھا اور اسی روز جنیوا اور پریٹوریا میں اس کا اعلان کیا گیا تھا۔ اس اعلان کے نتیجے میں جنوبی افریقہ میں تمام سیاسی پارٹیوں کی آپس میں گفتگو کا ایک موقعہ پیدا ہو گیا ہے اور یہ پارٹیاں اس نئی جمہوریت کے متعلق بات کرنے کے قابل ہو گئی ہیں۔ اس سے بڑھ کر یہ کہ اب اس جمہوریت کے لئے سیاہ فام اور سفید فام باہم مل کر کوشش کر سکتے ہیں۔ نیلسن منڈیلا جو اس وقت افریقن نیشنل کانگریس کے صدر ہیں اس بات پر زور دیتے رہے ہیں کہ تارکین وطن کی وطن واپسی تمام پارٹیوں میں آپس کی گفتگو کی شرط اولین ہے۔ اس اعلان کے ساتھ ہی ایک امن ڈرافٹ تیار کیا گیا ہے جسمیں سفید فام حکومت افریقن نیشنل کانگریس اور انکاتھا فریڈم پارٹی نے مل کر تیار کیا ہے۔ اسکے ذریعے سیاہ فام آبادی میں جو تشدد رونما ہوا تھا۔ اور جسکی باقیات ابھی جاری ہیں۔ اس کے ختم ہونے کے امکان پیدا ہو گئے ہیں۔ جیسا کہ قارئین کو یاد ہوگا۔ پچھلے دنوں حکومت پر یہ الزام لگایا گیا تھا کہ پولیس فورس انکاتھا فریڈم پارٹی کی مدد کر رہی ہے جب کہ انکاتھا فریڈم پارٹی افریقن نیشنل کانگریس کے بڑھتے ہوئے اثر و رسوخ کو روکنے پر اپنی توجہ مرکوز کر رہی ہے۔ اقوام متحدہ کے جنیوا کے دفتر میں جنوبی افریقہ کے جو سفیر متعین ہیں۔ (اے۔ لیزلے ملین نے LESLEY MANLEY) نے کہا ہے کہ یہ معاہدہ صدر فریڈرک ڈی کلارک کے ارادے اور عزم کو ظاہر کرتا ہے۔ کہ وہ اصلاحات جاری رکھنا چاہتے ہیں۔ معاہدے کی شرائط طے کرنے کے لئے اقوام متحدہ کے ہائی کمشنر اور جنوبی افریقہ کی حکومت میں گفت و شنید نے اتنا طول پکڑا کہ جنوبی افریقہ کے وفد نے اس بات سے انکار کیا تھا کہ وہ تارکین کو واپس نہیں لے جا سکتے جب تک کہ ان کے لئے ایک عام معافی کا اعلان نہ کر دیا جائے۔ جنوبی افریقہ کا یہ تقاضا بھی تھا کہ عام اعلان معافی کی بجائے ہر شخص کے کیس کو الگ الگ پرکھا جائے اس معاہدے کے مطابق تمام وہ سیاسی جرائم جو جنوبی افریقہ میں یا باہر کسی ملک میں ۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء تک سرزد ہوئے ہوں ان کی معافی پر لاگو ہوگا۔ اور سیاسی جرائم اور دیگر جرائم مثلاً چوری وغیرہ میں فرق کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اس سے قبل ہزاروں تارکینِ وطن اس یقین دہانی پر واپس آچکے ہیں کہ جنوبی افریقہ میں ان پر مقدمہ نہیں چلایا جائے گا۔ کہتے ہیں کہ پندرہ روز کے اندر ہائی کمشنر اپنا ایک ایسا دفتر قائم کرے گا جس سے تارکین وطن کا واپس آنا آسان بنایا جائے۔ اس غرض کے لئے ہائی کمشنر کے دفتر نے ساڑھے تین کروڑ سے چار کروڑ ڈالر تک کی رقم مانگی ہے۔ اس رقم کو تارکین وطن کی رجسٹریشن ان کے واپسی کے اخراجات اور جنوبی افریقہ میں ان کی رہائش کے بندوبست پر استعمال کیا جائے گا۔

الجیریا میں جمہوریت

لبنان بذات خود تو ایسا لگتا ہے کہ اب خاصے امن میں ہے۔ لیکن دس پندرہ سال کی کیفیت سب لوگوں کے دلوں میں خوف پیدا کرتی ہے۔ دس پندرہ سال خانہ جنگی میں گذرے ہیں اور روزانہ انسان بھی خاصی تعداد میں مرتے تھے اور عمارتیں بھی تباہ ہوتی تھیں۔ کہتے ہیں کہ الجیریا جہاں اس بات کی امید پیدا ہو گئی تھی کہ کثیر الجماعتی جمہوریت آنے والی ہے۔ لبنان کا نام لے کر خوف زدہ ہو جاتا ہے۔ وہاں کی دو پارٹیاں ایک ایف۔ ایل۔ این اور دوسری ایف۔ آئی۔ ایس۔ آپس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میں اسطرح جھگڑ رہی ہیں کہ انتخابات تو بہت دور کی بات ہے خانہ جنگی کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ بعض لوگوں کا یہ خیال بھی ہے کہ صدر شاذلی بن جدید نے الجیریا کی سیاست میں کچھ اسطرح دخل اندازی کی ہے کہ سیاسی پارٹیاں تو کچھ حاصل نہ کر سکیں اور جمہوریت کا دور نہ آنے پائے اور وہ اقتدار سنبھالے رکھیں۔ ایک پارٹی جسے ایف آئی ایس کہتے ہیں بنیاد پرستوں کی ہے اور حکومت نے بنیاد پرستوں کے خلاف ان لوگوں کو ابھارا ہے۔ لوگوں کے دلوں میں یہ خوف پیدا کر دیا ہے کہ اگر یہ لوگ آگے آ گئے تو زندگی مشکل ہو جائے گی۔ ایسی زندگی گذارنی پڑے گی جسے کوئی پسند نہیں کرے گا دوسری پارٹی یہ کہتی نظر آتی ہے کہ اگر لوگوں کو جمہوریت کی ضرورت ہے تو وہ یا ہمیں اختیار کریں یا دوسری پارٹی کو یعنی اس قسم کی جمہوریت نہیں آ سکتی جس میں یہ دونوں پارٹیاں حصہ دار ہوں حکومت کے ایک سابق اعلےٰ وزیر نے کہا ہے کہ جنہیں بنیاد پرست کہا جاتا ہے ان کے پیچھے لوگوں کی ایک بہت بڑی تعداد ہے۔ جو غریب اور بیکار اور بے گھر تو ضرور ہیں لیکن یہی ان میں جوش کا جذبہ پیدا کرنے کی باتیں ہیں۔ لوگ اس پارٹی کو ان کے نظریات یا عقائد کی وجہ سے نہیں اپناتے بلکہ اس لئے اپناتے ہیں کہ انہوں نے ان کے لئے ایک امید کی کرن پیدا کی ہے۔ گلی کوچوں میں لوگ لبنان کا ذکر کرتے ہیں اور اس بات سے خوف کھاتے ہیں کہ الجیریا لبنان نہ بن جائے اور گلی کوچوں میں عام لوگوں کی بجائے فوجی نظر آئیں ایسے فوجی جو ہر لمحہ بندوق کی گولی استعمال کرنے کے لئے تیار رہتے ہوں۔ گذشتہ دنوں ایسا بھی ہوا ہے کہ گلی کوچوں میں دونوں پارٹیوں کی ہاتھاپائی ہوتی رہی ہے۔ اور اسی سے لوگوں کو یہ خیال پیدا ہوا ہے کہ الجیریا بھی لبنان کی سی کیفیت اختیار کر رہا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یوں سمجھ لیجئے کہ الجیریا کو لبنان بنایا جا رہا ہے۔ اور یہاں پر وہ تمام عناصر موجود ہیں جن سے خانہ جنگی شروع ہوتی ہے اور پھر ختم ہونے میں نہیں آتی۔ ایف۔ ایل۔ ایم۔ پارٹی کا خیال ہے کہ اب حالات ایسے ہو گئے ہیں کہ انتخابات نہیں کروائے جا سکیں گے۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ دونوں پارٹیوں میں سے کوئی بھی انتخاب پر اس وقت تک راضی نہیں ہو گی جب تک اسے یہ یقین نہ ہو جائے کہ کہ وہ جیت جائے گی۔ یعنی یہاں جمہوریت کا یہ مطلب نہیں ہو گا کہ انتخابات لڑے جائیں۔ ایک پارٹی جیتے اور دوسری ہار جائے۔ ایک حکومت میں آ جائے اور دوسری حزب اختلاف بن جائے۔ یہاں کوشش یہ کی جائے گی کہ دونوں پارٹیاں اپنی اپنی جگہ پر یہ سوچتی ہوں کہ ہم جیت جائیں گے۔ اور اسی خیال کے پیش نظر انتخاب کروائے جائیں اگرچہ گذشتہ جون میں گلی کوچوں میں لڑائی کسی حد تک کم ہو گئی تھی۔ لیکن وہ لوگ جنہیں بنیاد پرست کہا گیا ان کا کہنا تھا کہ یہ خاموشی عارضی ہے۔ اور وہ وقت دور نہیں جب ایک دفعہ پھر گلی کوچوں میں ان دونوں پارٹیوں کی آپس میں لڑائی ہو گی۔

گیناڈی ینی یوف

(ریکارڈ کے لئے)

سوویت یونین کے سابق صدر گورباچوف کے نائب جی۔ آئی۔ ینی یوف نے دنیا کی مختلف حکومتوں کے سربراہوں اور اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو ایک پیغام میں کہا ہے کہ وہ امید کرتے ہیں کہ عارضی ہنگامی اقدامات جن کی سوویٹ یونین میں ملک کے باشندوں اور ریاست کو بچانے کے لئے ضرورت پیش آئی ہے۔ انہیں صحیح تناظر میں دیکھا جائے گا اور حکومتیں اور ان کے عوام اور اقوام متحدہ انہیں صحیح رنگ میں سمجھنے کی کوشش کریں گے۔ سوویٹ یونین کی نیوز ایجنسی تاس نے مسٹر ینی یوف کے پیغام کا مکمل متن شائع کیا ہے۔ سوویٹ لیڈر شپ کے حکم کی تعمیل میں میں اس بات کی اطلاع دینی چاہتا ہوں کہ یونین آف سوویٹ سوشلسٹ ریپبلک میں ایک ہنگامی حالت کا اعلان کیا گیا ہے اور یہ ہنگامی حالت سارے سوویٹ یونین کی بجائے بعض خاص علاقوں پر لاگو ہو گی۔ اور چھ ماہ تک قائم رہے گی۔ یعنی اگست ۱۹۹۱ء سے لے کر چھ ماہ تک جاری رہے گی۔ اور یہ بات سوویٹ یونین کے دستور کے عین مطابق ہے۔ اس درمیانی عرصے کے لئے حکومت کی ساری قوت اور سارے ہر شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت اس کی جائیداد کو تحفظ دیا جائے۔ جو غیر قانونی اور حکومت کے خلاف مجرمانہ فوجی دستے افواہیں پھیلا رہے ہیں اور لوگوں کے کردار پر زد مار رہے ہیں ان کو قابو میں لایا جائے۔ یہ لوگ ملک کے حصے بخرے کرنا چاہتے ہیں جتنے اقدامات کئے گئے ہیں ان کا مقصد یہ ہے کہ سوویت یونین میں حالات کو مستحکم کیا جائے اور سماجی اور اقتصادی زندگی کو بہتر بنایا جائے اور ایسے حالات پیدا کئے جائیں کہ زندگی کے ہر شعبے میں ترقی کے امکانات سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔ اگر اس کے علاوہ کوئی اور طریق اختیار کیا جاتا تو اس میں تشدد کا بھی ڈر تھا اور اس تشدد میں بہت سے لوگوں کی جانوں کے تلف ہونے کا امکان تھا۔ یہ عارضی ہنگامی حالت جو اب نافذ کی گئی ہے۔ اس سے عالمی معاہدوں پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ سوویت یونین اس بات کے لئے مکمل طور پر تیار ہے کہ دنیا کے تمام ممالک کے ساتھ اپنے تعلقات کو بہتر بنائے۔ اور اچھے ہمسایوں کی طرح زندگی بسر کرے۔ جس میں سب لوگ برابر ہوں سب لوگ ایک دوسرے کی بات کریں۔ اور اختیارات سٹیٹ کمیٹی کے سپرد کر دیئے گئے ہیں۔ جو سوویٹ یونین میں ایمرجنسی کی ذمہ دار ہے جو اقدامات کئے جا رہے ہیں۔ یہ سب کے سب عارضی ہیں۔ ان کا ہرگز یہ مطلب نہیں ہے کہ جو اصلاحات شروع کی گئی ہیں ان سب کا خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ یہ مجبوری کے حالات میں اقدامات کئے گئے ہیں۔ ضرورت اس بات کی تھی کہ سوویٹ یونین کی اقتصادی حالت کو بچایا جائے۔ ملک میں جو بھوک پیش آ رہی ہے اس سے بچایا جائے۔ کیونکہ اگر ایسا نہ کیا جاتا تو نتائج بہت زیادہ خطرناک نکلتے جن کا ساری دنیا پر اثر پڑتا۔ ایمرجنسی لگانے کی سب سے بڑی ضرورت یوں پیش آئی کہ ہر شہری کی زندگی کی حفاظت کی جائے اور سب لوگ دوسروں کے کام میں مداخلت سے باز رہیں۔ ہمیں اس بات کا یقین ہے کہ ہماری موجودہ مشکلات عارضی ہیں۔ اور سوویت یونین امن قائم رکھنے میں ہر کوشش کرنے کی اہل ہے۔ اور اسی طرح عالمی تحفظ میں بھی پوری طرح حصہ لے سکتی ہے سوویت یونین کی لیڈر شپ امید کرتی ہے کہ ان کے ہنگامی اقدامات کو پوری طرح سمجھا جائے گا اور دنیا کے لوگ اور حکومتیں اور اقوام متحدہ ہمارے ان اقدامات کی مخالفت نہیں کریں گے۔

گیناڈی ینی یوف

(بغاوت کے فوری بعد لکھا گیا)

گیناڈی ینی یوف روس میں ۱۹۳۷ء میں پیدا ہوئے اور گورکی ادارے سے انہوں نے ۱۹۵۹ء میں ایگریکلچر گریجوایشن کی اس کے بعد انہوں نے قانون کی تعلیم حاصل کی اور پی۔ ایچ۔ ڈی ہو گئے۔ وہ ایک زبردست کمیونسٹ ہیں اور انہوں نے ایک دفعہ پارلیمنٹ سے کہا تھا کہ میں ایک پکا کمیونسٹ ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ اپنی روح کی گہرائیوں تک کمیونسٹ ہوں۔ آپ مجھے میرے عزائم سے اور میرے خیالات سے ایک انچ بھی پرے نہیں دھکیل سکتے۔ جب گورباچوف نے پہلی دفعہ ان کا نام وائس پریذیڈنٹ کے طور پر پیش کیا تو ان کے ساتھی بڑے حیران ہوئے ان کا خیال تھا کہ موجودہ فضا میں ینی یوف ان کے ساتھی ثابت نہیں ہو سکتے یہ شروع شروع میں ٹریڈ یونینسٹ تھے اور اس کے بعد ایک لمبے عرصے تک کمیونسٹ پارٹی کے دفاتر میں کام کرتے رہے۔ گذشتہ دسمبر کانگریس کے پیپلز کے نائبین نے انہیں گورباچوف کی ذاتی سفارش پر نائب صدر چنا تھا۔ پہلی دفعہ جب ووٹنگ ہوئی تو وہ ناکام ہو گئے اور وہ ناکام محض اس لئے ہوئے کہ ان نائبین کا خیال تھا کہ نئے سٹائل کے سیاستدانوں کے ساتھ وہ کام نہیں کر سکیں گے۔ لیکن پھر انہوں نے اس بات کا اعلان کیا کہ وہ گورباچوف کی پیرسٹرائیکا کی حمایت کرتے ہیں۔ اگرچہ سننے والوں نے اس بات پر اعتبار تو نہیں کیا لیکن چونکہ گورباچوف کو اس بات پر اصرار تھا کہ انہیں نائب صدر بنایا جائے اس لئے ان کا انتخاب ہو گیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ اگر وہ نائب صدر منتخب ہو گئے تو وہ اس بات کی مہم چلائیں گے کہ قانون کا احترام کیا جائے اور ملک میں جو سیاسی ابتری ہے اسے دور کرنے کی بھی کوشش کریں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں ایک باعمل انسان ہوں اور میں اپنے ان لوگوں کے لئے کام کرنا چاہتا ہوں جو ایک لمبے عرصے سے پس رہے ہیں۔ ینی یوف نے نہایت اعتماد کے ساتھ ان باتوں کو پیش کیا تھا اور انہوں نے کہا تھا کہ میرا انتخاب جتنا مشکل سے کامیاب ہوا ہے اتنی ہی اس کے نتیجے سے مجھے زیادہ تسکین حاصل ہوئی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ینی یوف کی پچھلی دائر تقریروں کی وجہ

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالشکور باجوہ ـــــ ڈنڈوت

دوام ۔ برائے ۔ نام

غیر عارفانہ طرزِ فکر سے متاثر انسان کے دل میں جہاں اور خواہشات موجود ہوتی ہیں وہاں یہ خواہش بھی موجود رہتی ہے کہ اس کو دوام حاصل ہو اور حاصل رہے۔ لیکن جب روزانہ وہ یہ چیز مشاہدہ کرتا ہے کہ انسانی جسمانی زندگی عارضی ہے تو پھر کم از کم یہ خواہش ضرور موجود رہتی ہے کہ اس کا اگر جسم ہمیشہ قائم نہیں رہ سکتا تو نام ضرور قائم و دائم رہے۔ اور اپنے نام کو دوام دینے کے لئے وہ مختلف ظاہری دنیوی ذرائع کی خواہش رکھتا ہے کیونکہ وہ غیر عارفانہ طور پر سمجھتا ہے کہ وہ دنیوی ذرائع اس کے نام کے دوام کا موجب ہو سکتے ہیں۔ وہ ذرائع یہ ہیں۔ اولاد۔ دنیوی مال و دولت۔ دنیوی عزت۔ دنیوی ظاہری تعلقات۔

چنانچہ ان تمام چاروں ذرائع کو اختیار کرنے کی وہ کوشش کرتا ہے۔ اس کے تحت وہ سمجھتا ہے کہ اگر اولاد ہو تو اس کے ذریعے سے بھی انسان کا مرنے کے بعد نام زندہ رہ سکتا ہے کیونکہ اس کے مرنے کے بعد اس کی اولاد اس کا نام لیتی رہے گی اور اس کا نام زندہ رہے گا۔ لہٰذا اگر ایسے انسان کو اولاد حاصل نہ ہو سکے تو وہ اولاد کو حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ اسی طرح مال و دولت اور دنیوی عزت اور دنیوی تعلقات کو بھی بطور ذریعہ کے سمجھتے ہوئے حاصل کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

لیکن عارفانہ حقیقت یہ ہے کہ چاروں دنیوی ظاہری ذرائع حقیقۃً اس کے نام کو دوام نہیں بخش سکتے کیونکہ یہ چاروں ذرائع اپنی ذات میں بے طاقت ہیں اور دوام بخشنا یہ ایک حرکت ہے اور حرکت یعنی MOTION کا تعلق قوت اور طاقت سے ہے۔ لہٰذا یہ چاروں ذرائع اپنی ذات میں بے طاقت ہونے کی وجہ سے یہ مطلوبہ حرکت کر نہیں سکتے از خود۔ واقعات اس بات کی تصدیق کرتے ہیں اور انسانی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ واقعی یہ ذرائع مطلوبہ مقصد کے حصول کے لئے ایک سعیٔ لاحاصل ہیں۔ اور وہ اس طرح کہ اولاد عارضی وقت تک ماں باپ کا نام زندہ رکھ سکتی ہے یعنی انسان کی اپنی نسل یعنی اولاد کا زیادہ سے زیادہ اولاد کی اولاد نام کو زندہ اور یاد رکھ سکتی ہے۔ اس کے بعد نام بھول جایا کرتا ہے۔ یعنی زیادہ سے زیادہ دادا تک کا نام یاد رہ سکتا ہے اور رہتا ہے اس کے بعد عام طور پر نام بھول جایا کرتا ہے۔ پس جب اس کے بعد بھول گیا یا بھلا دیا گیا تو پھر حقیقی طور پر تو نام کو دوام حاصل نہ ہو سکا۔ یہی حال مال و دولت اور عزتِ دنیوی اور دنیوی تعلقات والے ذرائع کا ہے

خلاصہ کلام یہ کہ یہ دنیوی چاروں ذرائع حقیقی طور پر انسان کے نام کو زندہ رکھنے کا موجب نہیں ہو سکتے اور نہ فی الواقعہ ہیں خدا تعالیٰ نے یہ اعلان فرمایا ہے کہ "اس کائنات کی ہر چیز پر فنا ہے (الرحمٰن آیت ۲۷) یعنی اپنے نام کو غیر عارفانہ طور پر دوام بخشنے کے لئے جو بھی ظاہری جسمانی مادی ذریعہ اختیار کرو گے وہ حقیقۃً تمہارے مقصد میں کوئی حقیقی مدد تمہاری نہیں کر سکے گا۔ کیونکہ اس کائنات کی ہر ظاہری مادی جسمانی چیز اور ذریعہ پر بالآخر فنا طاری ہونے والی ہے اور جو خود فانی ہے وہ تمہارے نام کو غیر فانی بنانے میں تمہاری کیا مدد کر سکتا ہے۔ پس اگر تم اپنے نام کو غیر فانی بنانا چاہتے ہو تو اپنے نام کا تعلق غیر فانی سے قائم کر دو۔ پس یہی ایک ذریعہ ہے جس کو اختیار کرنے کا مقبول عملی توفیق کے نتیجہ میں تم اپنے نام کو حقیقی دوام بخش سکتے ہو کیونکہ اس غیر فانی سے حقیقی تعلق کی وجہ سے تمہارا نام بھی عکسی طور پر غیر فانی ہو جائے گا کیونکہ اصل وہ ہے اور اس کا دوام اس اصل کی وجہ سے پس اس حقیقی تعلق کے نتیجہ میں عکسی اور ظلی طور پر تمہارے نام کو بھی دوام حاصل ہو جائے گا۔

وہ غیر فانی کیا ہے؟ فرمایا "ہاں ہاں تیرے جلال و اکرام والے رب کی رضا کا چہرہ ہمیشہ باقی رہنے والا ہے (الرحمٰن آیت ۲۸) یہاں چہرہ سے مراد خدا کی رضا کا چہرہ ہے پس فرمایا کہ خدائی رضا کا چہرہ اس کائنات میں حقیقی طور پر غیر فانی ہے۔ لہٰذا اس غیر فانی کے ساتھ اگر تمہارے نام کا تعلق قائم ہو جائے تو پھر اس غیر فانی کی وجہ سے جو کہ اصل ہے تمہارا نام بھی عکسی اور ظلی طور پر غیر فانی ہو جائے گا جیسے کہ تم سے پہلے ایسا ہوتا رہا کہ تمام انبیاء، خلفاء، اولیاء کے ناموں کو عکسی اور ظلی طور پر بقا حاصل ہوا اور دوام حاصل ہوا۔ اور پھر تمام دوام حاصل کرنے والوں میں سے ایک وہ بھی تھا جو خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اس کو یہاں تک انتہائی طور پر دوام حاصل ہوا کہ خدا نے اس کے نام کو اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ رضا۔ منشا۔ مرضی۔ پسند۔ چاہت۔ ارادہ۔ یہ سب مختلف نام ایک ہی چیز کے ہیں۔ چونکہ اپنے دائرۂ ذات میں قوتوں اور طاقتوں اور قدرتوں کا منبع اور سرچشمہ ہونے کی وجہ سے خدا اپنی ذات میں غیر فانی ہے کیونکہ دائرۂ ذات میں قوت کا ہونا ہی غیر فانی ہونے کو مستلزم ہے لہٰذا دائرہ ذات میں غیر فانی ہونے کی وجہ سے خدائی رضا بھی غیر فانی ہے۔ پس ہر وہ نام انسانی زندہ ہو سکتا ہے جس کا تعلق اس غیر فانی رضائے الٰہی سے پختہ ہو جائے۔

رضائے الٰہی کے چہرہ کے ساتھ تعلق قائم کرنے کا کیا ذریعہ اور طریق ہے؟ وہ طریق یہ ہے کہ جہاں بھی جس وقت بھی جس لحاظ سے بھی جس نسبت سے بھی اپنی اور خدائی رضائیں ٹکراؤ پیدا ہو وہاں اپنی مرضی چھوڑ دی جائے اور خدائی مرضی کو اختیار کر لیا جائے خواہ وقتی اور جذباتی اور جانی اور مالی اور عزت کی کتنی بھی قربانی کرنی پڑے۔ احمدیت کی تعلیم یہ گویا کہ عمل کرنا ہی رضائے الٰہی کو حاصل کرنا ہے اور رضائے الٰہی کو حاصل کرنا ہی گویا کہ رضائے الٰہی کے چہرہ کے ساتھ تعلق قائم کرنا ہے۔ اور احمدیت کی تعلیم ظاہر و باہر ہے۔ اور احمدیت کی تاریخ اس بات پر گواہ ہے کہ جن انسانوں کو بھی احمدیت کی تعلیم پر رضائے الٰہی کی خاطر عمل کرنے کی جتنی زیادہ مقبول توفیق ملی اتنا ہی ان کے ناموں کو بقا اور دوام حاصل ہو گیا۔ مثلاً حضرت صاحبزادہ عبداللطیف وغیرہ وغیرہ۔ اسی طرح اور بھی جن شکلوں میں احمدیت کی طرف منسوب ہونے اور تعلیم پر مقبول عمل کی توفیق پانے والوں کو مقصود بالذات رضائے الٰہی کے تحت مقبول توفیق ملی ان کے ناموں کو عکسی اور ظلی طور پر دوام ملنے پر احمدیت کی تاریخ گواہ ہے۔

پس آج دوام ۔ برائے ۔ نام یعنی اپنے نام کے لئے دوام حاصل کرنے کا یہی ایک واحد ذریعہ ہے کہ رضائے الٰہی کے چہرہ کے ساتھ تعلق قائم کر لیا جائے کیونکہ رضائے الٰہی۔ اللہ کی وجہ سے غیر فانی ہے اور غیر فانی سے متعلق بھی عکسی طور پر غیر فانی ہو جایا کرتا ہے اور تعلق قائم کرنا یہ ہے کہ رضائے الٰہی مقصود بالذات بنایا جائے اور اس کے لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ دینِ حق کی حقیقی تعلیم یعنی احمدیت پہ عمل کیا جائے اور خدا کا قرب حاصل کر کے اس کی رضا کو صحیح اور کامل طور پر اپنے پروارد کر لینے کے نتیجے میں اس کی رضا کے چہرہ میں اپنے آپ کو ڈھانپ کے اپنی مرضی کے وجود کو مٹا دے اور خدائی مرضی صرف باقی رہ جائے۔ اسی حقیقت کی طرف اشارہ فرماتے ہوئے حضرت بانیٔ جماعت احمدیہ فرماتے ہیں۔ ؎

فقر کی منزل کا ہے اوّل قدم نفیٔ وجود
پس کرو تم نفس کو زیر و زبر از بہرِ یار

جماعت کے دوسرے امام فرماتے ہیں۔

اپنے کرم سے بخش دے میرے خدا مجھے
بیمارِ عشق ہوں ترا دے تو شفا مجھے
تیری رضا کا ہوں میں طلبگار ہر گھڑی
گر یہ ملے تو جانوں کہ سب کچھ ملا مجھے

پس اپنے اپنے دائرہ استعداد کے ذریعہ صحیح اور کامل طور پر حصول رضائے الٰہی واحد ذریعہ ہے دوام حاصل کرنے کا۔ پس جو انسان بھی دوام ۔ برائے نام کا خواہاں ہے اس کو مذکورہ بالا ذریعہ اپنی خواہش کو پورا کرنے کی دعوت دیتا ہے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

سے انہیں کامیابی نہیں ہوئی تھی بلکہ گورباچوف کی سفارش ان کے کام آئی تھی۔ بہرحال جس شخص نے بڑے اعتماد کے ساتھ ینی یوف کو نائب مقرر کیا تھا۔ اسی کو برطرف کر کے یہ خود ان کی کرسی پر بیٹھ گئے ہیں۔ چنانچہ دنیا کے مختلف رہنماؤں نے اس طریق کار کو ناپسند کیا ہے۔ اگرچہ بعض لوگوں نے جن میں صدام حسین بھی شامل ہیں۔ صدر گورباچوف کی برطرفی اور ینی یوف کے حصولِ اقتدار کو سراہا ہے۔

تحریک جدید

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے فرمایا:

"یہ باتیں ایسی ہیں کہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سوتے جاگتے اور کھاتے پیتے ہر وقت اور ہر لحظہ اپنی بیویوں اپنے بچوں اپنے دوستوں اپنے عزیزوں اور اپنے رشتہ داروں کے کانوں میں ڈالنی چاہئیں اور انہیں ان باتوں پہ راسخ اور مضبوط کرنا چاہیئے کہ ہماری جماعت خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعت ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی قائم کردہ جماعتیں مشکلات کے بغیر ترقی نہیں کرتیں۔ پس ان باتوں کو دہراؤ اور دہراتے چلے جاؤ۔ یہاں تک کہ یہ باتیں تمہارا ورد اور تمہارا وظیفہ بن جائیں اور اگر ایک چھوٹے سے بچے سے بھی سوال کیا جائے کہ احمدیت کی ترقی کا کیا ذریعہ ہے تو وہ کہہ اٹھے کہ ہم بغیر قربانی اور جان دینے کے ترقی نہیں کر سکتے۔ اور میں اس کے لئے تیار ہوں۔ عورت سے اگر پوچھا جاوے تو وہ بھی یہی جواب دے اور اگر ایک مرد سے پوچھا جائے تو وہ بھی یہی جواب دے۔ غرض ہر شخص کے ذہن میں یہ باتیں ڈالی جائیں۔ اور اس کے ماتحت جماعت میں ایسا ماحول اور بیداری پیدا کی جائے کہ قربانیاں کرنا کوئی مشکل کام نہ رہے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد شفیق
الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر

برقی صدمے کا علاج

آج کل بجلی کا استعمال بہت بڑھ گیا ہے اور ہر شخص کو اسے استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جہاں بجلی فائدہ مند ہے وہاں نقصان دہ بھی ہے۔ اگر بجلی کو اسکے حفاظتی اصولوں کے مطابق استعمال کیا جائے تو یہ بالکل بے ضرر ہے۔ مگر اسکے برعکس یہ بلا لحاظ فوراً سزا دے دیتی ہے۔ بجلی کے اکثر حادثات انسان کی اپنی لاپرواہی۔ بے احتیاطی۔ بے خیالی اور غفلت کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ تجربات سے یہ ثابت ہو چکا ہے کہ اگر انسانی جسم میں سے ۱۰۰ ملی ایمپیئر (MILLI AMPERE) کرنٹ ایک سیکنڈ کے لئے گزر جائے تو اس سے پٹھوں پر فالج جیسی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ اور انسان اپنے آپ کو بجلی کی ننگی تار یا برقی آلہ سے علیحدہ کرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اس سے دل اور سانس لینے کا انتظام بُری طرح متاثر ہو جاتا ہے اور فسٹ ایڈ بروقت نہ ملنے کی صورت میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

الیکٹرک شاک سے بچنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ انسانی جسم میں سے کرنٹ کے گزرنے کو روکنے کی تدابیر کی جاویں۔ یہ دو طریقوں سے ہی ممکن ہو سکتا ہے۔ اوّل بجلی کے تمام آلات کے فریمز (FRAMES) وغیرہ غیر دھاتی ہوں یعنی یہ کسی ایسے میٹیریل سے بنائیں جاویں کہ جس میں سے کرنٹ بالکل نہ گزر سکے۔ مگر اس سے برقی آلات کی قیمتوں میں اضافہ ہو جائے گا اسلئے ایسا کرنا سو فیصد ممکن نہیں ہے۔ دوم برقی آلات کے دھاتی فریمز کو ارتھ (EARTH) کر دیا جائے۔ آجکل بعض گھریلو استعمال کے ایسے برقی آلات دستیاب ہیں کہ جن کے فریمز غیر دھاتی میٹیریل سے بنائے جاتے ہیں۔ ان برقی آلات سے برقی صدمہ لگنے کا خطرہ بالکل نہیں ہوتا۔ مگر پاکستان میں تاحال ایک تو گھریلو استعمال کے اکثر برقی آلات کے فریمز دھاتی میٹیریل سے بنائے جاتے ہیں اور دوسرے انسانی جانوں کی حفاظت کیلئے ان کو ارتھ کرنے کیلئے ان کے ساتھ ارتھ وائر (EARTH WIRE) بھی نہیں لگائی جاتی۔ اسطرح یہ برقی آلات برقی صدمہ کے دوہرے خطرہ کا موجب بن جاتے ہیں۔ تاہم مندرجہ ذیل حفاظتی تدابیر پر عمل کرنے سے برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔

● ٹو پن ساکٹ کی بجائے تھری پن ساکٹ استعمال کرنی چاہیئے۔ بشرطیکہ اسکی تیسری (موٹی) پن ارتھ کی گئی ہو۔ پیڈسٹل فین، ٹیبل فین، استری، ہیٹر، ریفریجریٹر، ڈیپ فریزر، واشنگ مشین، ڈیزرٹ کولر اور ایئر کنڈیشنر وغیرہ کے ساتھ تھری پن پلگ استعمال کرنا چاہیئے تھری پن پلگ کی موٹی پن کے ساتھ برقی مشین کی ارتھ وائر (جو سبز یا پیلے رنگ کی ہوتی ہے) کو جوڑ دینا چاہیئے۔ مگر پاکستان میں بنے ہوئے اکثر برقی آلات کے ساتھ عام طور پر دو تاریں ہی ہوتی ہیں۔ اس صورت میں ارتھ کے لئے تیسری تار خود لگوائی جا سکتی ہے۔

● برقی استری (خواہ وہ ارتھ شدہ ہی کیوں نہ ہو) کو استعمال کرتے وقت (دوہری حفاظت کے لئے) اپنے پاؤں کے نیچے ربڑ میٹ (RUBBER MAT) یا بغیر کیل (NAIL) کے خشک لکڑی کا تختہ استعمال کرنا چاہیئے۔ اگر یہ ممکن نہ ہو تو پھر کم از کم خشک سوفٹی (نائیلون کے سلیپر) ہی استعمال کر لیں۔ اسطرح استری میں (ارتھ کی ممکنہ خرابی کی وجہ سے) لیک کی صورت میں استری استعمال کرنے والا خود تو برقی صدمہ سے محفوظ رہیگا۔ مگر اگر کوئی دوسرا شخص زمین پر ننگے پاؤں کھڑا ہو کر استری کرنے والے کو ٹچ (TOUCH) کرے گا تو دونوں کو زبردست شاک لگے گا۔ اسلئے خاص طور پر ماؤں کو اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ استری کے استعمال کے دوران بچوں کو اپنے قریب ہرگز نہ آنے دیویں ورنہ خشک لکڑی کا تختہ یا ربڑ میٹ بھی ان کو برقی صدمہ سے نہیں بچا سکے گا

● چلتے ہوئے یا ساکٹ میں لگے ہوئے بند (OFF) پیڈسٹل فین کو کبھی بھی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ اسکی ساکٹ کا سوئچ آف کرنے اور پلگ کو ساکٹ سے نکالنے کے بعد ہی پنکھے کو اٹھانا چاہیئے۔ صرف ساکٹ کا سوئچ آف کرنا ہی کافی نہیں ہوتا کیونکہ سوئچ اگر فیز کی تار (یہ وہ تار ہوتی ہے جو شاک لگاتی ہے) کی بجائے نیوٹرل کی تار (یہ وہ تار ہوتی ہے جو شاک نہیں لگاتی) میں لگا ہوا ہوگا تو پنکھا ارتھ نہ ہونے کی وجہ سے اٹھانے والے کو زبردست برقی صدمہ لگنے کا احتمال ہوگا۔

● گھروں میں برقی آلات اگر استعمال میں نہ ہوں تو انہیں سوئچوں سے 'آف' کرنا ہی کافی نہیں ہوتا بلکہ ان کے پلگوں کو بھی ساکٹوں سے نکال لینا چاہیئے۔ اسلئے کہ اگر وائرنگ قوانین بجلی کے مطابق نہ کی گئی ہوگی تو سوئچ کے 'آف' ہونے کے باوجود بھی شاک لگنے کا خطرہ ہوگا۔

● بجلی کے آلات کو ہمیشہ دائیں ہاتھ سے ہی "آن" (ON) یا "آف" (OFF) کرنا چاہیئے۔ کیونکہ بائیں طرف دل ہوتا ہے

● سوئچوں۔ فیوز یا سرکٹ بریکر وغیرہ کو لازمی طور پر فیز کی تار ہی میں لگانا چاہیئے۔

● مین سوئچ (MAIN SWITCH) کسی اچھی کمپنی کا اور ارتھ شدہ ہونا چاہیئے۔

● جو مین سوئچ دو سنگل پول سوئچوں کی KNOBS کو جوڑ کر بنائے جاتے ہیں۔ انہیں ہرگز ہرگز استعمال نہیں کرنا چاہیئے یہ سستے ضرور ہوتے ہیں مگر خطرہ کا موجب بھی بن سکتے ہیں۔ کیونکہ بعض اوقات اس کے ہینڈل کو آف

باقی صفحہ ۷ پر

یادِ رفتگان

رانا اقبال احمد

عزیزہ صائمہ ہما رانا صاحبہ

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الفضل

امید ہے کہ آپ اللہ کے فضل سے خیریت سے ہوں گے۔ اللہ آپ کو لمبی صحت والی زندگی عطا کرے اور اس فرض منصبی کو اسی تندہی سے ادا کرنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

خاکسار کا نام رانا اقبال ہے۔ میں رانا کرامت اللہ خاں صاحب امیر جماعت ہزارہ کا بیٹا ہوں۔ آپ کے اخبار نے جس طرح اس حادثہ کی رپورٹیں شائع کرکے اور بعد میں یادِ رفتگاں میں ابو کے حالات زندگی شائع کئے اس پر ہم آپ کے دلی شکر گزار ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزائے خیر عطا فرمائے۔

دراصل خاکسار الیکٹریکل تھرڈ ائیر کا سٹوڈنٹ ہے۔ لکھنے کا کوئی تجربہ بھی نہیں۔ صرف اپنے جذبات کو سادہ سے الفاظ میں لکھ دیا ہے۔ امید ہے آپ اس مضمون کو شائع کرکے میری حوصلہ افزائی فرمائیں گے۔

ہم ہزارہ والوں کو اپنی دعاؤں میں خاص طور پر یاد رکھیئے گا۔ کیونکہ ہم بہت خلا کا شکار ہیں اس کو پُر صرف آپ بزرگوں کی دعائیں ہی کر سکتی ہیں۔

پیاری صائمہ ۲۱ر جنوری ۱۹۷۲ء کو صرف ساڑھے انیس سال کی قلیل عمر لے کر اس دنیا میں آئی۔ میٹرک تک سکول میں ہمیشہ اوّل پوزیشن حاصل کی۔ میٹرک میں ڈسٹرکٹ مانسہرہ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔ ایف۔ اے میں گرلز کالج مانسہرہ کو واضح برتری سے ٹاپ کیا اور پھر پی ایچ ڈی کرنے کی عظیم سوچ اسے مانسہرہ سے پشاور لے گئی۔ وہاں اسے صوبہ سرحد کے بہترین کالج میں داخلہ مل گیا۔ وہ اپنے سکول اور کالج کی بہترین مقررہ تھی۔ آخری وقت میں وہ بی۔ اے پارٹ ون کی بھرپور تیاریاں کر رہی تھی۔ اور اس کالج میں بھی اپنی ذہانت اور محنت کا سکہ جمانے والی تھی کہ زندگی نے اسے مزید مہلت نہ دی اور وہ اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملی۔

فصیلِ جسم پہ تازہ لہو کے چھینٹے ہیں
حدودِ وقت سے آگے نکل گیا ہے کوئی

یہ عظیم بہن صوم و صلوٰۃ کی سختی سے پابندی کرتی تھی۔ تقریباً دس سال کی عمر سے اس نے تہجد پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ امی اگر کسی دن اسے تہجد کے وقت نہ جگاتیں تو سارا سارا دن امی سے ناراض رہتی تھی۔ نہایت ہی فراخ دل، غرور و تکبر سے نفرت کرنے والی، ہمیشہ سچ بولنے والی اور احمدی ہونے پر فخر کرنے والی تھی۔ اس کی ان تمام تر خوبیوں کی بنا پر اسے خاندان میں "رابعہ بصری" اور "بزرگ" کے خطابات ملے۔

وہ محبت اور دعا کا پیکر تھی وہ اللہ تعالیٰ کی زندہ تخلیق تھی۔ وہ مرنے کے لئے آئی ہی نہیں تھی۔ وہ زندہ ہونے کیلئے آئی تھی۔ وہ زندہ ہو گئی امر ہو گئی۔

امی سے اس قدر محبت کرتی تھی کہ جب امی نے کہا

"اب میں زیادہ دیر زندہ نہیں رہ سکتی" تو اس نے کہا "امی کو اگر کچھ ہو گیا تو میں ایک دن بھی زندہ نہیں رہ سکتی"۔

وہ اپنی بات کو سچا کر گئی، دنیا کو ماں سے محبت کا درس دے گئی۔

ابو سے بھی وہ بے پناہ محبت کرتی تھی۔ ابو کو عظیم سمجھتی تھی۔ ہم سب کو وہ امی کے ساتھ ابو کی خدمت کا درس بھی دیتی تھی۔ وہ جو اپنے پیارے باپ کی کمزوری تھی۔ وہ جو ابو کے ہر دکھ کو دل پر لیتی تھی۔ ان کو کام کرتا دیکھ کر کام سے روکتی تھی۔ ان کی جیل جانے پر سجدوں میں آنکھیں لال کر لیتی تھی۔ وہ جو ان کی محبت کا دم بھرنے والی تھی۔ واقعی ان سے محبت کرتی تھی۔ زندگی کے آخری سفر میں بھی اپنے عظیم امی ابو کے ساتھ چل دی۔

وہ دنیا کو محبت کی ایک نئی ڈگر دے گئی۔ وہ ماں باپ کی محبت میں عظیم تر ہو گئی۔ زندہ ہو گئی۔ اللہ تعالیٰ اس کو اپنی رحمتوں کے سائے میں رکھے اور جنت میں اعلیٰ مقام سے نوازے۔

گئے دنوں کا سراغ لے کر کدھر سے آیا کدھر گیا وہ
عجیب مانوس اجنبی تھا مجھے تو حیران کر گیا وہ
خوشی کی رُت ہو کہ غم کا موسم نظر اُسے ڈھونڈتی ہے ہر دم
وہ بوئے گل تھا کہ نغمۂ جاں میرے تو دل میں اُتر گیا وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۰۳ میں محمد بی بی بیوہ چوہدری رحیم بخش صاحب قوم ویلنس جٹ پیشہ فارغ عمر ۷۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کوٹ غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۶-۵-۱۹۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جسکی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) مبلغ تیئس ہزار روپے از طرف والدین (۲) حق مہر آٹھ سو روپے اس وقت مجھے مبلغ -/۱۵۰ روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ محمد بی بی معرفت محمود الحق یو بی ایل کوٹ غلام محمد ضلع میرپور خاص سندھ۔ گواہ شد نمبر۱۔ محمود الحق قائد مجلس کوٹ غلام محمد۔ گواہ شد نمبر ۲۔ احمد خان ولد محمد خان وصیت نمبر ۱۲۷۶۷

مسل نمبر ۲۸۱۰۴ میں رخسانہ ریاض زوجہ ریاض احمد ڈوگر قوم ڈوگر پیشہ خانہ داری عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عہدی پورہ۔ ڈ گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۷-۲-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر بذمہ خاوند دس ہزار روپے۔ (۲) زیورات طلائی ۹ تولہ مالیتی ۳۳،۰۰۰/- (۳) زیورات نقرئی ایک سیٹ مالیتی -/۵۰۰۔ اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رخسانہ ریاض زوجہ ریاض احمد ڈوگر عہدی پور ضلع سیالکوٹ۔ گواہ شد نمبر۱۔ ریاض احمد ڈوگر وصیت نمبر ۲۵۷۱۷ خاوند موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ سید طاہر محمود ناجد وصیت نمبر ۲۲۸۹۶

مسل نمبر ۲۸۱۰۵ میں مبشر احمد خان ولد خان حنیف احمد صاحب قوم ہراج جٹ پیشہ تدریس عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۳/۱ دار الفضل ربوہ حال سیرالیون بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۹-۴-۹۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ Le. ۱۲۴۶۰ لیونز ماہوار بصورت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہونگا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ مبشر احمد خان ۲۳/۱ دار الفضل ربوہ حال سیرالیون۔ گواہ شد نمبر۱۔ خلیل احمد مبشر وصیت نمبر ۲۰۲۶۷۔ گواہ شد نمبر ۲۔ محمد نسیم تبسم وصیت نمبر ۲۲۷۵۵۔

مسل نمبر ۲۸۱۰۶ میں شہناز سلطانہ بنت غلام محمد آف ونجواں قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۸/۱ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۳-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ انگوٹھی طلائی وزنی ۳٫۷۵۰ ملی گرام مالیتی ۱۰۵۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ پچاس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہونگی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شہناز سلطانہ ۱۸/۱ دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ غلام محمد آف ونجواں والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ رشید احمد بھٹی وصیت نمبر ۱۶۷۹۴

مسل نمبر ۲۸۱۰۷ میں شہناز کوثر زوجہ عبد الحمید خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳/۵ دار العلوم غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۱۱-۳-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) حق مہر قابل وصول دس ہزار روپے۔ (۲) طلائی زیورات وزنی ۴ تولہ ۳ ماشہ ۱۳،۰۰۰/- روپے۔ (۳) سلائی مشین مالیتی -/۸۰۰ روپے اس وقت مجھے مبلغ یکصد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہونگی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ شہناز کوثر ۳/۵ دار العلوم غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر۱۔ عبد الحمید خان وصیت نمبر ۲۲۵۶۲۔ گواہ شد نمبر ۲۔ ضیاء الرحمٰن وصیت نمبر ۲۱۰۵۱۔

تصویر

۲۵ اگست کے شمارے میں جو تصویر شائع ہوئی ہے اس میں دائیں سے دوسرے مکرم ہدایت اللہ صاحب بنگوی ہیں۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

کرنے کے باوجود بھی یہ اندر سے آف نہیں ہوتے۔

● مین سوئچ گھر میں کسی ایسی جگہ پر لگوانا چاہئیے جہاں ایمرجنسی کی صورت میں آسانی سے پہنچ کر "آف" کیا جا سکے۔ بعض اوقات ناقص قسم کے مین سوئچ کا ہینڈل تو آف ہو جاتا ہے مگر اندر سے کنکشن آف نہیں ہوتے۔ اس لئے مزید حفاظت کے لئے مین سوئچ کا ہینڈل آف کرنے کے علاوہ لائین فیوز کو بھی نکال کر اپنی جیب میں رکھ لینا چاہیئے تاکہ کوئی دوسرا شخص کسی غلط فہمی کی وجہ سے فیوز لگا کر مین سوئچ "آن" نہ کر دے۔ بجلی کا کام کرنے والے حضرات کو اس دوہری احتیاط پر عمل کرنا چاہیئے اور بغیر تربیت یافتہ مددگار کے اکیلے کام نہیں کرنا چاہیئے۔

● برقی آلات کی تاروں اور گھر میں نظر آنیوالی وائرنگ کی تاروں کی انسولیشن (INSOLATION) کو ہمیشہ چیک کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر ان کی انسولیشن کٹ (CUT) گئی ہو تو انہیں تبدیل کروالینا چاہیئے اگر کٹی ہوئی انسولیشن والی تار دیوار کے ساتھ چھو رہی ہوگی تو برسات کے موسم میں دیوار گیلی (WET) ہونے کی صورت میں اس میں کرنٹ سرایت کر جائے گی اور جو کوئی بھی دیوار کو ہاتھ لگائے گا۔ اسے برقی صدمہ لگے گا۔ اسکے علاوہ انرجی میٹر بغیر لوڈ کے چلتا رہے گا۔ یعنی جانی اور مالی نقصان کا خطرہ ہوگا۔

● برسات کے موسم میں خاص طور پر بجلی کے کھمبوں (POLES) کو ہاتھ بالکل نہیں لگانا چاہیئے یہ بات اپنے اور دوسرے بچوں اور بڑوں کو بھی بتائیں۔

● اگر بجلی کی تار (خواہ وہ انسولیٹڈ INSULATED کیوں نہ ہو) گیلے کپڑے ڈالنے والی دھاتی تار یا رسی کے قریب سے گزر رہی ہو یا اس کے ساتھ چھو رہی ہو تو اس پر گیلے کپڑے ہرگز ہرگز نہ ڈالیں۔ بلکہ ایسی دھاتی تار یا رسی کو وہاں سے ہٹا لینا چاہیئے۔

● اگر مندرجہ بالا احتیاطوں اور حفاظتی تدابیر پر عمل کیا جائے تو خدا تعالیٰ کے فضل سے برقی صدمہ سے محفوظ رہا جا سکتا ہے۔ اگر خدانخواستہ اسکے باوجود بھی کسی کو شاک لگ جائے تو مصنوعی طریقہ سے سانس بحال کرنے کے طریقہ پر عمل کر کے قیمتی جان کو بچایا جا سکتا ہے۔ بجلی کے صدمہ میں بعض اوقات بروقت فرسٹ ایڈ نہ ملنے کی وجہ سے موت واقع ہو جاتی ہے۔ کیونکہ برقی صدمہ میں "موت اور زندگی" کے درمیان بہت کم وقفہ ہوتا ہے۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

○ صدر نے کہا ہے کہ ہم امریکہ سے دوستی چاہتے ہیں لیکن اس کے لئے قومی مفادات کو قربان نہیں کریں گے۔ یہ بات انہوں نے سبکدوش ہونے والے امریکی سفیر مسٹر رابرٹ اوکلے سے الوداعی ملاقات کے دوران کہی۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے جو آج کل امریکہ کے دورے پر ہیں کہا ہے کہ امریکہ دوستی کی بات کرتا ہے لیکن اس کے تقاضے پورے نہیں کرتا۔

○ تھرپارکر سندھ سے پی ڈی اے کے ایک اور ایم پی اے مسٹر گل میمن بھی جام صادق سے مل گئے ہیں۔

○ ایک کواپریٹو کارپوریشن کے صدر مسٹر ذوالفقار اعوان ایم پی اے کو تین ماہ کے لئے جیل بھیج دیا گیا ہے۔ وہ اسلامی جمہوری اتحاد کے رکن ہیں۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ملک میں مکمل سیاسی استحکام ہے۔

○ وفاقی کابینہ میں توسیع کر کے ایم کیو ایم کے مزید وزراء شامل کئے جائیں گے۔

○ پیپلز پارٹی ضلع گجرات کے صدر نے مطالبہ کیا ہے کہ صدر مملکت چوہدری شجاعت کے خلاف ریفرنس پیش کریں کیونکہ ان کے ادارہ نیشنل انڈسٹریل کواپریٹو فنانس کارپوریشن نے ہزاروں لوگوں کی رقوم کھا لی ہیں۔

○ سندھ میں سکرنڈ کے مقام پر ڈاکوؤں نے ایس پی کوٹڑی کی جیپ پر حملہ کر دیا۔ ان کے ساتھ ۵ زیر تربیت افسران بھی تھے۔

○ وفاقی حکومت نے ۱۰ نئے بنک کھولنے کی منظوری دے دی ہے اس میں سندھ حکومت کا بنک مہران بنک کے علاوہ فرسٹ حبیب بنک کے نام سے ایک نیا بنک بھی شامل ہوگا۔

○ پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نے کہا ہے کہ ذوالفقار اعوان کی گرفتاری محض ڈرامہ ہے کیونکہ بدعنوانیوں کی بروقت نشاندہی کے باوجود عوامی سرمائے کے تحفظ کے لئے بروقت کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔

○ فیصل آباد سے ایم این اے چوہدری نذیر احمد بلدیاتی اداروں کا انتخاب لڑنے کے لئے اپنی نشست سے مستعفی ہو گئے ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں بلدیاتی ادارے توڑ دیئے گئے ہیں۔

○ ہاؤس بلڈنگ کے لئے قرضہ کی رقم بڑھا کر ۴ لاکھ تک کر دی گئی ہے۔

غیر ملکی خبریں

○ روس کے صدر مسٹر میخائل گورباچوف نے کمیونسٹ پارٹی توڑ دینے کا تاریخی اعلان کیا ہے۔ انہوں نے اس پارٹی کے سیکرٹری جنرل کے عہدے سے مستعفی ہونے کا بھی اعلان کیا ہے۔ پارٹی کی مرکزی کمیٹی توڑ دی گئی ہے تمام عہدیدار ختم کر دیئے گئے ہیں اور پارٹی کی تمام املاک ضبط کر لی گئی ہیں۔ مسٹر گورباچوف نے کہا کہ پارٹی نے بغاوت کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ تمام سرکاری اداروں سے کمیونسٹ پارٹی کا عمل دخل ختم کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

○ پورے روس میں کمیونزم کے نشانات ختم کئے جا رہے ہیں۔ ماسکو میں کمیونزم کے بانی لینن کا بہت بڑا مجسمہ کرینوں کے ذریعے ہٹا دیا گیا۔ مظاہرین نے مجسمے کے منہ پر کالک مل دی۔

○ روس کی ایک اور ریاست یوکرائن نے بھی آزادی کا اعلان کر دیا ہے۔ اس ریاست کی پارلیمنٹ کے اس فیصلے کی دسمبر میں ریفرنڈم کے ذریعے توثیق کی جائے گی آزادی کا اعلان کرنے والی یہ پانچویں ریاست ہے۔

○ روسی ریاست لتھوانیا سے کمیونسٹ پارٹی اور جاسوسی کی خفیہ تنظیم کے جی بی کے عہدیداروں کو نکال دیا گیا ہے روسی فوجی بھی اس ریاست سے واپس جا رہے ہیں۔

ضرورت ہے

ہمیں اپنی دوکان کیلئے ایسے نوجوانوں کی ضرورت ہے جو گیٹ گریل، دروازے کھڑکیاں نیز فرنیچر کا ہنر سیکھنا چاہتے ہوں ہنر سکھلانے کے ساتھ ساتھ معقول وظیفہ بھی دیا جائے گا۔

خواہشمند حضرات جلد رابطہ کریں

طاہر احمد محمود
تھری سٹار اسٹیل ڈیکوریٹرز || کالج روڈ ربوہ

پتہ

شیزان

پاکستان میں
تازہ پھلوں کی مصنوعات
بنانے والا
سب سے بڑا ادارہ

Shezan International Ltd., Lahore-Karachi.